کرنسی کا کرنسی سے تبادلہ اور اسکی خرید وفروخت کا حکم۔

سوال

۳۲ ص / ۶۷۳

کرنسی کا کرنسی سے تبادلہ اور اس کی خرید وفروخت اور منافع کمانے کیلئے غیر ملکی کرنسی کے مہنگا ہونے کا انتظار کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

کرنسی کا کرنسی سے تبادلہ اور اس کی خرید وفروخت کا کاروبار مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے جائز ہے۔

۱۔ اگر ایک ملک کی کرنسی کا آپس میں تبادلہ کیا جا رہا ہے تو دونوں طرف سے برابری ضروری ہے مثلاً سو روپے دیئے تو سو روپے لینا ضروری ہے نیز دونوں طرف سے ایک مجلس میں قبضہ بھی ضروری ہے اگر ایک طرف سے قبضہ ہو گیا اور دوسری طرف سے قبضہ بعد میں کسی دوسری مجلس میں ہوا تو شرعاً یہ ناجائز ہے۔

۲۔ اگر مختلف ممالک کی کرنسیوں میں تبادلہ ہو رہا ہے تو اس میں برابری ضروری نہیں اور اسی مجلس میں دونوں طرف کی کرنسیوں پر قبضہ کرنا بھی ضروری نہیں بلکہ اسی مجلس میں ایک فریق کی طرف سے کرنسی پر قبضہ ضروری ہے اگر دونوں فریق میں سے کسی نے بھی کرنسی پر قبضہ نہیں کیا تو شرعاً یہ ناجائز ہے۔

۳۔ مختلف جنس کی کرنسی اگر ادھار پر بیچی جائے تو اسے سود کا حیلہ نہ بنایا جائے یعنی ادھار بیچتے وقت اس کی قیمت بازار میں رائج قیمت سے زیادہ نہ ہو۔

آجکل بازاروں میں جو اس قسم کا کاروبار ہوتا ہے اس میں عام طور پر ایک طرف سے بھی قبضہ نہیں پایا جاتا بلکہ صرف زبانی یا کاغذی کارروائی ہوتی ہے اور عملاً کسی کرنسی پر قبضہ نہیں ہوتا ایسا کاروبار جائز نہیں اس کے جائز ہونے کیلئے درج بالا شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے۔ (ماخذہ تبویب: ۶۲/۵۷، ۲/۹۷ھ)

فی بحوث فی قضایا فقہیۃ معاصرۃ: ص۱۶۱

(احکام مبادلۃ الاوراق بالاوراق) ان مبادلۃ الاوراق بالاوراق ممکن

على وجهين : الأول : المبادلة بين الأوراق الأجنبية ونفسها

ان تكون الاوراق فی کلا الجانبين اوراق دولة واحدة والثانی فی المبادلة بين الاوراق الاجنبية وذلك ان يقع التبادل بين عملات دول مختلفة فلنتكلم على كلتا الجهتين على حدة ..... المبادلة بين الاوراق اجنبية قدمنا ان النقود الورقية في حكم الفلوس سواء بسواء فتجرى على مبادلتها احكام بيع الفلوس بعضها ببعض فلو بيعت هذه الاوراق على التساوى بان تكون قيمة البدلين متساوية فهذا جائز بالاجماع بشرط ان يتحقق قبض احد البدلين في المجلس قبل ان يفترق المتبايعان فان تفرقا ولم يقبض احد شيئا فسد العقد عند ابى حنيفة واصحابه والمالكية لان الفلوس لا تتعين بالتعيين عندهم وانما تتعين بالقبض فصارت دينا على كل احد والافتراق عن دين بدين لا يجوز ..... واما بيعها على التفاضل بان تكون قيمة احد البدلين اكثر من الآخر ..... ففيه خلاف مشهور ..... ولما كانت عملات الدول اجناس مختلفة جاز بيعها بالتفاضل بالاجماع ..... فيجوز اذن ان يباع الريال السعودى

الجواب صحيح	الجواب صحيح	واللہ اعلم بالصواب
بندہ عبد الرؤف سکھروی	اصغر علی ربانی	محمد شاہد کراچوی
۲۲/۱۱/۱۴۲۶ھ	۲۵ ذوالقعدہ ۱۴۲۶ھ	۲۲/۱۱/۱۴۲۶ھ

مراجع ايضاً : مجلة مجمع الفقه الاسلامى العدد الثالث : ۳/۱۶۹۹ تا ص ۱۲۰۵ مرقاة : ۶/۸۶ ، بدايہ : ۳/۱۰۴ ، بدائع : ۵/۵۳